

جب کسی کے پاس کوئی ایسی چیز ہو، جس سے دوسرے محروم ہوں تو اندیشہ رہتا ہے کہ اسے کسی کی نظر لگ جائے گی۔ مثلاً خوب صورت بچوں کو نظر سے محفوظ رکھنے کے لیے سیاہ رنگ کا کوئی منکا گلے میں ڈال دیتے ہیں، جسے نظر بٹو کہا جاتا ہے۔

مرزا کہتے ہیں کہ دوسروں کو عیش کا جو سامان دیا گیا ہے، اس کی غرض صرف یہ ہے کہ تجمل حسین نظر بد کا شکار نہ ہو جائے۔

۱۰۔ لغات - بارِ خدا یا : خدائے بزرگوار  
نطق : گویائی۔

مشرح : اے خدائے بزرگوار ! زبان پر کس کا نام آیا کہ میری گویائی نے میری زبان کو چوم چوم لیا۔

مرزا غالب نے فارسی میں بھی دوسرے مصرع کا مضمون باندھا ہے :

تا نام مے و ساقی کوثر بہ زباں رفت

صدرہ لبم از مہر بوسید زباں را

آسی نے لکھا ہے کہ زباں چومنے کا مضمون سب سے پہلے خاقانی نے باندھا تھا۔ اگر حقیقت یہی ہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ ایسے ایک مضمون کے سلسلے میں تو اردو تسلیم کر لینا زیادہ اچھا ہے۔

۱۱۔ مشرح : جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے، نصیر الدولہ، معین الملک

تجمل حسین خاں کے خطابي اجزاء بنے۔ ان کے استعمال کا عام طریقہ یہ تھا : نصیر الدولہ والدین اور معین الملک وال ملک۔ اسی کو مرزا غالب نے پہلے مصرعہ میں لے لیا۔ یعنی تجمل حسین خاں، جو دین اور ملک کا باور اور ملت و ملک کا مددگار ہے، بلند آسمان اسی کے آستان کے لیے بنا ہے۔

۱۲۔ مشرح : زمانہ اس کے عہد میں زمینت و آرائش کے درپے ہے۔

زمین کی سجادٹ اور کمال پر پہنچ رہی ہے۔ یقین ہے کہ آسمان کے تارے بھی